إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار ہر مہینے کی ۲و ۶و ۱۰و ۱۴و ۱۸و ۲۲و ۲۶و ۳۰ تاریخ کو قادیان دارالامان سے شایع ہوتا ہے

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب

دو بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی	چہ گویم باتو گر ای چہار قادیان بینی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

قیمت پیشگی سالانہ

۱- عوام سے صہ/

۲- خواص و معاونین سے عہ/

۳- ہندوستان سے باہر سے

نوٹ عہ کا سالانہ اضافہ مندرجہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

جلد ۱۲	قادیان دارالامان مورخہ ۲ جنوری ۱۹۰۸ء مطابق ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ	نمبر اوّل

نئے سال کے تمہیدی نوٹ

ناظرین و سرپرستان الحکم کو نیا سال مبارک ہو (آمین)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے مجھے یہ موقعہ دیا کہ میں الحکم کی بارھویں جلد کا پہلا نمبر مرتب کرنے کی توفیق پاتا ہوں۔ اس نمبر کے ساتھ بارھویں جلد کا آغاز ہوتا ہے اور یہ اسی کا فضل ہاں محض فضل ہے جو اس نے مجھے اپنے محبوب اور مقبول رسول اور نبیوں کے موعود مامور کے آخری سلسلہ کی اشاعت کے صیغہ میں قابل ناز موقعہ مجھے عطا فرمایا اور ایسے وقت اور ایسی حالت میں کہ کسی کے خیال اور وہم میں بھی اجرائے اخبار کا گذر نہ تھا میں اس سبقت پر جسقدر ناز کروں میرے لئے زیبا اور اس فضل کا جسقدر شکر کروں وہ کم ہے میں اس فخر کو ہمیشہ تحدیث بالنعمۃ کے طور پر بیان کرونگا جبتک زندہ ہوں اور میرے مرنے کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ کے اوّلیات کے حصہ میں وہ مورخ ذکر کریں گے جو اس بار عظیم کو اٹھائیں گے۔

گذشتہ گیارہ سالوں میں الحکم کے ذریعہ کیا کام ہوا یہ اگرچہ دلاویز ہے مگر طویل ہے گیارہ سال کی کہانی چند منٹ میں سنا سکوں میرے لئے ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے اور نہ اس وقت میں اسکی حاجت محسوس کرتا ہوں۔ اس کے دوسرے الفاظ میں یہ معنے ہوں گے کہ میں اپنی تعریف کروں۔ اسی بنا پر میں ہمیشہ ان خطوط اور تحریروں کو نظر انداز کر دیا کرتا ہوں جو الحکم کی خدمات کے اعتراف اور شکریہ میں آتی ہیں بہر حال جو کام اس نے کیا خدا کے فضل سے کیا اور آیندہ جو کریگا اسی کے فضل اور توفیق سے کریگا۔

الحکم آج جس پیمانہ پر شایع ہو رہا ہے اور اپنوں اور غیروں کی نظر میں جو عزت اور وقعت اس کے لئے ہے اسکو دیکھکر بے اختیار میرا سر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جاتا ہے اور جب الحکم کے پہلے نمبر میں اپنے پہلے آرٹیکل کو پڑھتا ہوں تو میرے دل میں الحمد الٰہی کے لئے اور بھی جوش پیدا ہوتا ہے میں نہیں جانتا وہ کونسا وقت اور گھڑی تھی جب مینے اس پہلے آرٹیکل کے عنوان پر یہ شعر لکھا

> جب توکلت علی اللّٰہ یہ آغاز کیا
> پر نکل آئیں گے اور دیکھنا پرواز کیا

آج اسکی حالت پرواز ہے جو مسرت دے رہی ہے دوسرے اس سے شاید لذت نہ اٹھا سکیں مگر یہ شعر اسوقت کی اور اسوقت کی حالت کا آئینہ ہے

سالگذشتہ میں خصوصیت کے ساتھ نئے سال کے تمہیدی نوٹ کے ضمن میں الحکم کی چھپائی کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے ایک مشین کے منگوانیکا مصمم ارادہ ظاہر کیا گیا تھا چنانچہ ۱۰ جنوری ۰۷ء کے دوسرے صفحہ پر مینے لکھا تھا کہ :- اس سال مینے مصمم ارادہ کیا ہے کہ الحکم کو مشین پر چھاپنے کا انتظام کیا جاوے ہاں اس کا پورا ہونا [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] پر موقوف ہے۔

خدا تعالیٰ کا شکر اور اسی کے فضل کا کرشمہ ہے کہ مجھے ایک مخلص بھائی کی مدد سے یہ توفیق ملی کہ قادیان جیسے گاؤں میں مشین پریس قایم کرسکوں جو انشاء اللہ عنقریب سٹیم پریس ہوگا اور اردو اور انگریزی ہر قسم کی چھپائی کا کام کریگا۔ جیسا کہ گذشتہ سال کے نوٹ سے (جسکا حوالہ اوپر دیا ہے) ظاہر ہے فی الحقیقت یہ خدا تعالیٰ ہی کے فضل سے ہوا ہے مشین کے آجانے سے بہت سہولت ہوگئی ہے اور انشاء اللہ العزیز اور بھی سہولتیں ہو جائینگی اور قوم کے لئے اس مفید لٹریچر کا ایک ذخیرہ بہم پہونچانے کی سعی کیجاوے گی جسکی ضرورت ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کے فضل پر موقوف ہے۔

سال رواں میں الحکم کی ترتیب میں کوئی اضافہ یا تجدید ہوگی یا نہیں میں کچھ نہیں کہ سکتا یہ وقتی ضرورتوں پر منحصر ہے ہاں میں یہ ضرور کہونگا کہ الحکم کے مطمح نظر اور اس کا موضوع ہر پہلو سے اسلام اور مسلمان ہوگا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی تائید اور توفیق پر منحصر ہے وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

یہ امر بھی موجب مسرت ہے اور سرپرستان الحکم کے لئے مزید راحت کا موجب ہے کہ بارھویں جلد ہفتہ میں دو بار کی ترقی سے شروع ہوتی ہے خدا کرے کہ یہ قوم اور ملک کے لئے مفید اور موجب برکات ہو اور اسمیں استقلال اور دوام کی قوت پیدا ہو۔

دعا بحضور رب العلی

اے خدا۔ اے بندون کے مالک کہ تیری قدرت کا زبردست ہاتھ ہر ایک کی گردن پر ہے۔ اے دروازہ ہائے رحمت کے کہولنے والے ہر طرح کے اسبابون کے مہیا کر دینے والے ہمارے واسطے وہ سبب اور ایسا سامان مہیا فرما جو ہماری طاقت و خواست و طلب سے بڑھکر ہے۔

خدایا ہم کو خاص اپنے کام میں مشغول ہونے کی توفیق عنایت فرما کہ ہم تیرے ہی انصاف و داد سے تسلی یاب ہون۔ تیری مخلوق سے کوئی تمنا اور آرزو ہم کو نہ رہے۔ ہمارا انس و محبت اگر ہو تو تجھہ سے ہو تیرے غیر سے تعلق خاطر ہمین وبال جان ہو تیری تقدیر پر رضامندی ہماری خوشی ہو تیری طرف سے کسی زحمت و بلا کے آنے پر ہمین صبر آجائے۔ صرف تیرے ہی عطا پر ہم قناعت کرنے والے ہون اور تیری ہی نعمتون کے شکر گذار محض تیری ہی یاد سے ہمین لذت ملے اور تیری ہی سچی کتاب ہمارے لئے راحت و شادمانی کا باعث ہو۔ رات کی درمیانی حسنان گہڑیون اور دن کے آغاز و انجام پر ہمین تیری ہی ذات پاک کے ساتھ راز گوئی کی عزت حاصل ہو وہ دنیا جو تیری پاک یاد سے غافل کرنے والی ہو اس سے ہم کنارہ کش ہو جائین۔

اور آخرت سے دوستی اور محبت کا لگاؤ پیدا ہو۔ تیری ملاقات کا شوق غالب ہو۔ تیری ہی جناب کیطرف ہر وقت متوجہ رہین گویا کہ ہم ہر وقت موت کے لئے تیار بیٹھے ہین۔ اور سمجھین کہ یہی ایک سچی راہ ہے جس راہ سے ہم نے تیرے حضور مین حاضر ہونا ہے۔

اے ہمارے پروردگار جو وعدے تو نے ہمارے حق مین اپنے پیارے رسولون کی زبان پر فرمایا ہے وہ ہمین عنایت فرما ہم کو روز قیامت کی رسوائی سے بچا بے شک تیری ذات سے ہرگز خلاف وعدہ نہین ہوتا۔

الٰہی اپنی توفیق کو ہماری رفیق اور راہ راست کو ہمارا طریق مقرر فرما خداوندا ہمارے مقصدون مین ہم کو تو کامیاب کر اور ہماری توبہ قبول کر کہ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان تو ہی ہے

الٰہی ہماری صبح کا آغاز تیرے ہی نام پاک سے ہو اور اختتام شام پر بھی تیرا ہی نام پاک منہ سے نکلے تیرے ہی نام سے ہماری زندگی ہو اور تیری ہی نام سے ہماری موت ہماری رجوع آخری تیری ہی جناب کیطرف ہو۔

خدایا۔ اپنے روئے مبارک کی لذت دیدار ہمین عطا فرما اور اپنی ملاقات پاک کا ذوق و شوق ہمارے دلون مین پیدا کر بار آلہا ہمین سچ کو سچ کر دکھا اور اسی سچ کی تابعداری پر قایم رکھ۔ اور جھوٹ ہمین جھوٹ ہی نظر آوے۔ اور اس سے ہمیشہ ہم کو نفرت اور پرہیز ہی حاصل رہے۔

الٰہی ہمین ہر ایک چیز کی اصلیت اور حقیقت سے نگاہ کر دے اور ہم ایسی حالت مین موت نصیب کر کہ ہم تیرے فرمانبردار مسلمان ہون اور ہم کو اپنے خاص نیک بندون کی جماعت مین شامل فرما۔ ظالمون بے انصافون کی بدی کو ہم سے دور کر۔ اور اپنے صادق ایماندارون کی دعا مین ہم کو شریک کر۔ اپنی یاد کی غافلون اور غفلت کی نیند مین سونے والون کی نیند سے ہمین جگا دے اور ہم کو اپنے پیارے برگزیدہ رسول کریم کی شفاعت سے بہرہ مند کر۔ اور اس حال مین کہ ہم تیری عطا کردہ سلامتی سے امن پانے والے ہون۔ ہم کو بہشت مین داخل فرما۔ اپنے خالص پرہیزگارون کی جماعت مین قیامت کے دن ہمین اٹھا اور اپنے پناہ دینے والے آتش دوزخ سے ہم کو نجات دے۔

خداوندا۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی بخشش اور اپنا رحم نازل فرما۔

خداوندا۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خاص مدد اور نصرت عنایت فرما۔

خداوندا۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بندھے ہوئے کام کہولدے۔

خداوندا۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو توصلاحیت عطا کر۔

خداوندا۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کشادگی مرحمت فرما۔

خداوندا۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے اقران و امثال پر عزت و بزرگی سے سرفراز کر۔

خداوندا۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہون خطاؤن لغزشون سے درگذر کر۔

اے توبہ کرنے والون کے سچے دوست ہماری توبہ قبول کر۔

اے۔ اے ڈرے ہوئے اور خوف زدہ ہوے ہوؤن کے امان دینے والے ہم کو امن دے۔

اے۔ حیرت مین بھٹکتے پھرنے والون کے رہنما ہماری رہنمائی کر۔

اے۔ فریادیون کے فریادرس ہماری فریاد کو پہنچ۔ اے مایوسون کے امیدگاہ ہماری امیدون کو منقطع نہ کر۔ اے گنہگارون پر رحم کرنے والے ہم پر رحم کر۔ خطاکارون کے بخشنے والے ہماری خطا معاف کر۔ سب قسم کی بدیون کو ہم سے دور فرما اور اپنے نیکوکار بندون کے ساتھ ہمارا انجام بخیر کر۔

الٰہی۔ ہمارے گناہون کو بخش۔ ہمارے عیبون کی پردہ پوشی کر ہمارے سینے کو کہولدے۔ ہمارے دلون کی نگہبانی کر۔ ہمارے دلون کو اپنی ہدایت کے نور سے روشنی فرما۔ ہمارے کامون کو آسان کر ہمارے مراد و حاجات کو حصول کا درجہ عطا فرما۔

الٰہی۔ ہم کو بھی ہمارے والدین کو بھی ہمارے بزرگون کو بھی اور ہمارے استادون کو بھی ہمارے دوستون اور آشناؤن کو بھی ہمارے خویشون اور قرابتیون کو بھی اور ان لوگون کو بھی کہ جن کا حق ہم پر ہے اور جمیع امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اپنے خاص رحم و کرم سے بخشدے۔

الٰہی کسی بدی سے جو ہم پر آنے والی ہو۔ ہم کو بچا لینا۔ عذاب دوزخ عذاب قبر اور قیامت کے دن کے عذاب سے ہم کو محفوظ رکہنا اور اپنے نیکوکار و پرہیزگارون کی جماعت میں ہم کو اٹھانا۔

الٰہی اپنے ذکر پاک کی عزت سے عنایتون اور کرامتون کے دروازے ہم پر کہولدیئے اپنی عبادت اور اطاعت کی توفیق عنایت کر۔ آفتون اور مصیبتون سے ہماری حفاظت فرما۔ رزق حلال اور جمیع نیکیون میں ہم کو برکت دے۔

اے فیاض سب بلاؤن اور بیماریون سے ہم کو نگاہ رکھہ سب خلقت کے برگزیدہ رسول صلعم اور اس کی آل و اصحاب پر اپنی کامل رحمت نازل فرما۔

اے رحیم و کریم مولا۔ اے راست بازون کے حامی اور حزب اللہ کے ناصر اسلام اور مسلمانون کی تائید فرما اپنے امام حکم موعود کے ذریعہ۔

الٰہی درود اسلام نازل فرما۔ ہمارے سید و مولا محمد پر کہ تیری رحمت کے نزول کو اولین و آخرین سب معلوم کرین۔

الٰہی۔ رحمت و درود ہمارے اس سردار پر نازل کر کہ روز قیامت تک ملاء اعلیٰ والون میں اسکا چرچہ رہے۔

الٰہی۔ الٰہی تیرے رحمت و انعام کا ظہور ہمارے سید و مولا خیر خواہی آدم پر ہر وقت اور ہر زمان میں ہو۔

الٰہی۔ تیرے سب نبیون پر اور کل رسولون پر اور فرشتگان مقربین پر اور تیرے کل برگزیدہ نیکوکار و بندون پر اور سب تیرے فرمانبردارون پر رحمت نازل ہو۔

اے سب رحم کرنے والون سے بڑھکر رحم کرنے والے کل مہربانون سے مہربان ہمکو بھی ایسے ہی نیکوکارون کے ساتھ اپنی رحمت اور مہربانی میں شامل فرما۔ آمین۔

اطلاع

آج سے الحکم ہفتہ مین دوبار یا مہینہ مین اٹھہ بار شایع ہوگا اور یہ انتظام فی الحال تین ماہ کے لئے امتحانا رکہا گیا ہے ایک اشاعت اٹھہ صفحہ کی اور دوسری اشتہارات سمیت ۱۰ صفحہ کی ہوگی۔ خاص ریڈنگ میٹر ۱۶ صفحہ سے ہفتہ وار انشاء اللہ کم نہ ہوگا قیمت مین عہ کا اضافہ کیا گیا ہے اور اگر یہ انتظام مستقل رہا اور قوم نے حوصلہ افزائی کی تو شروع اپریل مین اضافہ قیمت وصول کر لیا جاویگا۔ ورنہ تین ماہ کا اضافہ قیمت لیا جاویگا۔

منیجر

دنیا ہمارے مخالف ہو گئی تہی۔ اور ہمپر طرح طرح کے فتوے لگائے گئے تھے ہمارے تباہ کرنے مین پورے زور لگائے گئے۔ اور ایسی ایسی حد بندیان کی گئی تہین کہ جو ہمین سلام علیکم کہے وہ بہی کافر اور جو خوش خلقی سے پیش آوے وہ بہی کافر اور ہمارے ساتہہ وہ وہ باتین کر لینی روا رکھی گئین جن کو شریف طبع سن بہی نہین سکتے۔ راستون مین بیٹھ بیٹھ کر لوگون کو یہان آنے سے روکا گیا اور طرح طرح کی باتین پیش کر کے لوگون کو ورغلایا گیا۔ مگر آخر وہی ہوا جو خدا تعالےٰ نے پہلے ہی سے فرمایا ہوا تہا۔ کہ لاکہون لوگ تیرے پاس آوینگے اور ہزار ہا روپے اور تحفے تحایف لائینگے اور پہر عجیب بات یہ ہے کہ ان کی مخالفت اور دشمنی کی بابت بہی خدا تعالےٰ نے پہلے ہی سے اطلاع دی تہی۔ بلکہ اسی کتاب مین ایک یہ الہام بہی درج ہے

یعصمک اللہ من عندہ وان لم یعصمک الناس صفحہ ۵۱۰

یعنی اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کریگا اور شریرون کی شرارتون اور دشمنون کے منصوبونسے وہ خود تجہے محفوظ رکھیگا۔ اور اگرچہ لوگ تیری حفاظت اور مدد نہ کرینگے مگر خدا ان سب الزامون اور بہتانون سے جو شریر لوگ تجہپر لگائینگے تیرا معصوم ہونا ثابت کردیگا۔

عظیم الشان پیشگوئی

اب دیکہو یہ کیسی عظیم الشان پیشگوئی ہے جو پوری ہوئی۔ آخر سچائی کی جستجو کرنے والے کو ماننا پڑیگا۔ اور جو بے ایمان ہے اس کا ہم کیا کرین۔ کیونکہ جو سچا ہی نہین اس کا مذہب بہی کچھہ نہین کتنا بڑا معجزہ ہے کہ سب مخالف پورا زور لگالین اور جو کچھہ کر سکین کرین۔ مگر ہم اپنے وعدون کو پورا کرینگے۔

لیکہرامی فیصلہ

ایسا ہی ایک پنڈت لیکہرام تہا۔ وہ قادیان مین آیا اور دو ماہ کے قریب یہان رہا۔ یہان کے لوگون نے اسے بہکایا اور میری مخالفت پر اسے آمادہ کیا۔ آخر اس نے مباہلہ کے طور پر ایک دعا لکہی اور اس مین میرا نام اور اپنا نام لکہہ کر اپنے پرمیشر سے نہایت تضرع اور ابتہال کے ساتہہ پراتہنا کی کہ ہم دونون مین سے جو جہوٹا ہے پرمیشر اسے ہلاک کرے۔ اور اس مین یہ بہی لکہا ہے کہ وید سچے وید ون کے رشی منی بہی سچے اور (نعوذ باللہ) ہمارے نبی کریم جہوٹے اور ہمارا قرآن شریف جہوٹا ہے۔ غرض اسی قسم کی باتین لکہکر اس نے اپنے پرمیشر سے فیصلہ چاہا اور بہت دعائین کہین۔ بہترا چلایا اور بہت ناک رگڑی ادہر سے چہہ برس کی پیشگوئی کی گئی۔ مگر وہ اپنی شوخی کے سبب سے ۵ برس مین ہی مر گیا۔ اور مرا بہی اسی طرح جس طرح پیشگوئی مین لکہا تہا۔ یعنی عید کے دوسرے دن چہری سے قتل کیا گیا۔ غرض میرے پاس اس قدر نشان ہین کہ ان کے بیان کرنے کے لئے وقت کافی نہین۔ میرے پاس تو یہی نشان کافی ہے کہ اتنے آدمی جو یہان آتے ہین ان مین سے ہر ایک آدمی ایک ایک نشان ہے اور خدا تعالےٰ نے ان سب کی پہلے سے خبر دے رکہی ہے۔ اور یہ سب نصرتین اور تائیدین جو ہمارے شامل حال ہین اللہ تعالےٰ نے پہلے ہی سے ان کا ہمارے ساتہہ وعدہ کر رکہا ہے لیکن جو جہوٹا اور مفتری

مفتری کو مدد نہین ملتی

علی اللہ ہوتا ہے اس کو خدا کبہی نصرت نہین دیتا۔ بلکہ الٹا ہلاک کرتا ہے لیکن تم لوگ جانتے ہو کہ ہمپر طرح طرح کے جہوٹے الزام لگائے گئے۔ مقدمے کئے گئے۔ کچہریون مین ہمین بدنام اور بے عزت کرنے کی کوششین کی گئین قتل کے مقدمے دایر کئے گئے قتل کے مقدمہ مین ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے جسکی پیشی مین یہ مقدمہ تہا۔ پوری طرح سے تحقیقات کر کے آخر مجہے کہا کہ مین آپ کو مبارکباد دیتا ہون کہ آپ بری ہین اور اگر آپ چاہین تو ان پر نالش کر کے سزا دلا سکتے ہین اب بتلاؤ اگر خدا ہمارے ساتہہ نہ ہوتا تو اس قسم کی فتح اور نصرت ہمین حاصل ہو سکتی تہی؟ اس خون کے مقدمہ مین مولوی محمد حسین نے بہی گواہی دی تہی لیکن مین نے پہلے ہی سے کہدیا تہا۔ کہ مین بری کیا جاؤنگا۔ اب بتلاؤ کہ ان مقدمون سے ان لوگون کو کیا حاصل ہوا بجز اس کے کہ ایک اور نشان ظاہر ہو گیا۔

مقدمات کا انجام

یاد رکہو کہ ایک مفتری اور کذاب کا کام کبہی نہین چلتا اور اسکو خدا تعالےٰ کیطرف سے مدد اور نصرت کبہی نصیب نہین ہوتی کیونکہ اگر مفتری کا کام بہی اسی طرح سے دن بدن ترقی کرتا جاوے تو پہر اس طرح سے تو خدا کے وجود مین بہی شک پڑجاوے اور خدا کی خدائی مین اندہیر پڑجاوے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی عادت اللہ اسی طرح پر ہے کہ جو سچے ہوتے ہین خدا تعالےٰ انہین کی مدد کیا کرتا ہے۔ اور عادت اللہ اسی طرح سے ہے کہ ایک جہان ان کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتا ہے۔ اور جس

مسافر اور کتے

طرح سے کوئی مسافر چلتا ہے تو کتے اس کے ارد گرد جمع ہو کر بہونکتے اور شور مچاتے ہین اسی طرح سے جو خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتا ہے وہ چونکہ ان لوگون مین سے نہین ہوتا ہے اس لئے دوسرے لوگ کتون کی طرح اسپر پڑتے ہین۔ اور مخالفت کا شور مچاتے اور دکہہ دینے کی کوشش کرتے ہین پہر آخر خدا تعالےٰ ایک نظر مین ان سب کو ہلاک کر دیتا ہے۔

اب یہ بہی سن لو کہ وہ بڑا ہی خوش قسمت انسان ہے۔ جو اسلام جیسے پاک مذہب مین داخل ہے لیکن صرف زبان سے اسلام اسلام کہنے سے کچہہ نہین بنتا جب تک کہ سچے دل سے انسان اسپر کاربند نہ ہو جاوے اکثر لوگ اس قسم کے بہی ہوتے ہین جن کی نسبت قرآن شریف مین لکہا ہے۔

واذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستہزؤن ۲ یعنی جب وہ مسلمانون

منافقون کا عمل درآمد

کے پاس جاتے ہین تو کہہ دیتے ہین کہ ہم مسلمانون ہین اور جب وہ دوسرون کے پاس جاتے ہین تو کہہ دیتے ہین کہ ہم تمہارے ساتہہ ہین اور یہ وہ لوگ ہوتے ہین جن کو قرآن شریف مین منافق کہا گیا ہے۔ اس لئے جب تک کوئی شخص پورے طور پر قرآن مجید پر عمل نہین کرتا تب تک وہ پورا پورا اسلام مین بہی داخل نہین ہوتا۔ قرآن مجید ایک ایسی پاک کتاب ہے جو اس وقت دنیا مین آئی تہی جب کہ بڑے بڑے فساد پہیلے ہوئے تہے اور بہت سی اعتقادی اور عملی غلطیان رایج ہو گئی تہین۔ اور تقریباً سب کے سب لوگ بد اعمالیون اور بد عقیدگیون مین گرفتار تہے۔ اسی کی طرف اللہ جلشانہ'

قرآن کریم کے نزول کیوقت زمانہ کیحالت

قرآن مجید مین اشارہ فرماتا ہے۔

ظہر الفساد فی البر والبحر۔ یعنی تمام لوگ کیا اہل کتاب اور کیا دوسرے سب کے سب بد عقیدگیون مین مبتلا تہے اور دنیا مین فساد عظیم برپا تہا۔ غرض ایسے زمانہ مین خدا تعالےٰ نے تمام عقاید باطلہ کی تردید کے لئے قرآن مجید جیسی کامل کتاب ہماری ہدایت کے لئے بہیجی جس مین کل مذاہب باطلہ کا رد موجود ہے اور خاص کر

سورۃ فاتحہ کی فضیلت

سورۃ فاتحہ مین جو پنجوقت ہر نماز کی ہر رکعت مین پڑہی جاتی ہے اشارہ کے طور پر کل عقاید کا ذکر ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے الحمد للہ رب العٰلمین۔ یعنی ساری خوبین اس خدا کے لئے سزاوار ہین جو سارے جہانون کو پیدا کرنے والا ہے۔ الرحیم اعمال کا بدلہ دینیوالا۔ مالک یوم الدین۔ جزا سزا کے دن کا مالک ان چار صفتون مین کل دنیا کے فرقون کا بیان کیا گیا ہے۔

آریہ صاحبان

بعض لوگ اسبات سے منکر ہین کہ خدا ہی تمام جہانون کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہ کہتے ہین کہ جیو یعنی ارواح اور پرمانون یعنی ذرات خود بخود ہین اور جیسے پرمیشر آپ ہی آپ چلا آتا ہے ویسے ہی وہ بہی آپ ہی آپ چلے آتے ہین۔ اور ارواح اور انکی کل طاقتین اور خواص جن پر دفترون کے دفتر لکہے گئے خود بخود ہین اور ذرات عالم اور ان کی تمام قوتین بہی خود بخود ہین اور باوجود اس کے کہ ان مین قوت اتصال اور قوت انفصال خود بخود پائی جاتی ہے۔ وہ آپسمین میل ملاپ کرنے کے لئے ایک پرمیشر کے محتاج ہین۔ غرض یہ وہ فرقہ ہے جس کی طرف اللہ تعالےٰ نے رب العٰلمین کہہ کر اشارہ کیا ہے۔ دوسرا فرقہ وہ ہے

سناتن دہرم والے

جس کی طرف الرحمٰن کے لفظ مین اشارہ ہے۔ اور یہ فرقہ سناتن دہرم والون کا ہے۔ گو وہ مانتے ہین کہ پرمیشر ہی سے سب کچہہ نکلا ہے مگر وہ کہتے ہین کہ خدا کا فضل کوئی چیز نہین وہ کرمون کا ہی پہل دیتا ہے۔ یہانتک کہ اگر کوئی مرد بنا ہے تو وہ بہی اپنے اعمال سے اور اگر کوئی عورت بنی ہے تو وہ بہی اپنے اعمال سے

اور اگر ضروری اشیا حیوانات نباتات وغیرہ بنی ہین تو وہ بہی اپنے اپنے کرمون کی وجہ سے۔ الغرض یہ لوگ اللہ تعالےٰ کی صفت رحمان سے منکر ہے۔ وہ خدا جس نے زمین سورج چاند ستارے وغیرہ پیدا کئے اور ہوا پیدا کی تاکہ ہم سانس لے سکین اور ایک دوسرے کی آواز سن سکین اور روشنی کے لئے سورج چاند وغیرہ اشیا پیدا کین اور اسوقت پیدا کین جب کہ ابہی سانس لینے والون کا وجود اور نام ونشان بہی نہ تہا تو کیا کوئی کہہ

کرمون کا پہل

سکتا ہے کہ یہ سب کچہہ ہمارے ہی اعمال کی وجہہ سے پیدا کیا گیا ہے۔ کیا کوئی اپنے اعمال کا دم مار سکتا ہے۔ کیا کوئی دعوے کر سکتا ہے کہ یہ سورج چاند ستارے ہوا وغیرہ میرے اپنے عملون کا پہل ہے غرض خدا کی صفت رحمانیت اس فرقہ کی تردید کرتی ہے۔ جو خدا کو بلا مبادلہ یعنی بغیر ہماری کسی محنت اور کوشش کے بعض اشیاء کے عنایت کرنیوالا نہین مانتے۔ اسکے بعد خدا تعالےٰ کی صفت الرحیم کا بیان ہے یعنی محنتون کوششون اور اعمال پر ثمرات حسنہ مترتب کرنے والا۔ یہ صفت اس فرقہ کو رد کرتی ہے جو اعمال کو بالکل لغو خیال کرتے ہین اور کہہ دیتے ہین۔ کہ

اعمال کی ضرورت

میان نماز کیا تو روزے کیا اگر غفور الرحیم نے اپنا فضل کیا تو بہشت مین جائینگے نہین تو جہنم مین۔ اور کبہی کبہی یہ لوگ اس قسم کی باتین بہی کہہ دیا کرتے ہین کہ میان عبادتان کر کے ولی تو ہم نے کچہہ تہوڑا ہی بننا۔ کچہہ کیتا کیتا نہ کیتا نہ سہی۔ غرض الرحیم کہہ کر خدا ایسے ہی لوگون کا رد کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ جو محنت کرتا ہے اور خدا کے عشق اور محبت مین محو ہو جاتا ہے۔ وہ دوسرون سے ممتاز اور خدا کا منظور نظر ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ

مجاہدات کی ضرورت

ایسے شخص کی خود دستگیری کرتا ہے جیسے فرمایا والذین جاھدو فینا لنھد ینھم سبلنا۔ یعنی جو لوگ ہماری خاطر مجاہدات کرتے ہین آخر ہم ان کو اپنا راستہ دکہا دیتے ہین جتنے اولیا انبیا اور بزرگ لوگ گذرے ہین۔ انہون نے خدا کی راہ جب بڑی بڑی مجاہدات کئے تو آخر خدا نے آپنے دروازے ان پر کہول دیئے۔ لیکن وہ لوگ جو خدا تعالےٰ کی اس صفت کو نہین مانتے عموماً ان کا یہی مقولہ ہوتا ہے۔ کہ میان ہماری کوششون

نوشتہ تقدیر

مین کیا پڑا ہے۔ جو کچہہ تقدیر مین پہلے روز سے لکہا ہے۔ وہ تو ہو کر رہے گا۔ ہماری محنتون کی کوئی ضرورت نہین جو ہونا ہے وہ آپ ہی ہو جائیگا۔ اور شاید چورون اور ڈاکوؤن اور دیگر بدمعاشون کا اندر ہی

جرائم پیشہ لوگون کا مذہب

اندر یہی مذہب ہوتا ہوگا غرض یہ بات یاد رکہنی چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے فعل دو قسم کے ہوتے ہین ایک تو وہ ہین جن مین اعمال کا کوئی دخل نہین جیسے سورج چاند ہوا وغیرہ جو خدا تعالےٰ نے بغیر ہمارے کسی عمل کے ہمارے وجود مین آنے سے بہی پیشتر اپنی قدرت کاملہ سے تیار کر رکہے ہین اور دوسرے وہ ہین جن مین اعمال کا دخل ہے۔ اور عابد زاہد اور پرہیزگار لوگ عبادت کرتے اور پہر اپنا اجر پاتے ہین اب تین فرقون کی بابت تو تم سن چکے ہو۔ یعنی ایک فرقہ تو

رب

وہ ہے کہ جو اللہ تعالےٰ کو رب نہین سمجہتا اور ذرہ ذرہ کو اس کا شریک ٹھہراتا ہے اور بتاتا ہے۔ کہ ارواح اور ذرات عالم کا پیدا کرنا اللہ تعالےٰ کی طاقت سے باہر ہے اور جیسے خدا خود بخود ہے ویسے ہی وہ بہی خود بخود ہے۔ اس لئے رب العالمین کہہ کر اس فرقہ کی تردید کی گئی ہے۔ دوسرا فرقہ وہ ہے جو سمجہتا ہے کہ خدا اپنے فضل سے کچہہ نہین دیکہتا۔ جو کچہہ بہی ہمین ملا ہے اور ملیگا۔

رحمٰن

وہ ہمارے اپنے کرمون کا پہل ہے اور ہوگا۔ اس لئے لفظ رحمٰن کے ساتہہ اس کا رد کیا گیا ہے

رحیم

اور اس کے بعد الرحیم کہہ کر اس فرقہ کی تردید کی گئی ہے اعمال کو غیر ضروری خیال کرتے ہین

اب ان تینون فرقون کا بیان کر کے فرمایا۔ یعنی جزا سزا کے دن کا مالک اور اس سے اُس گروہ کی تردید مطلوب ہے، جو کہ جزا سزا کا قائل نہین۔ کیونکہ ایسا ایک فرقہ بہی دنیا مین موجود ہے۔ جو جزا سزا کا منکر ہے۔ جو لوگ خدا کو رحیم نہین مانتے ان کو تو بے پرواہ بہی کہہ سکتے ہین۔ مگر جو مالک یوم

مالک یوم الدین

الدین والی صفت کو نہین مانتے وہ تو خدا کی ہستی سے بہی منکر ہوتے ہین اور جب خدا کی ہستی ہی نہین جانتے تو پہر جزا سزا کس طرح مانین۔ غرض ان چار صفات کو بیان کر کے خدا فرماتا ہے کہ اے مسلمانو تم کہو کہ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ یعنی اے چار صفتون والے خدا ہم تیری ہی عبادت

عرش مخلوق نہین

کرتے ہین اور اس کام کے لئے مدد بہی تجہہ ہی سے چاہتے ہین۔ اور یہ جو حدیث شریف مین آیا ہے کہ خدا تعالےٰ کے عرش کو چار فرشتون نے اُٹہایا ہوا ہے۔ اس کا مطلب بہی یہی ہے کہ اس کی ان چارون صفات کا ظہور موجود ہے اور اگر یہ چار نہ ہون۔ یا چارون مین سے ایک نہ ہو تو پہر خدا کی خدائی مین نقص لازم آتا ہے اور بعض لوگ ناسمجہی سے عرش کو جو ایک مخلوق چیز مانتے ہین تو وہ غلطی پر ہین۔ ان کو سمجہنا چاہیئے کہ عرش کوئی ایسی چیز نہین جسکو مخلوق کہہ سکین وہ تو تقدس اور تنزہ کا ایک وراء الورا مقام ہے۔ بعض لوگ خیال کرتے ہین کہ جیسے ایک بادشاہ تخت پر بیٹہا ہوا ہوتا ہے۔ ویسے ہی خدا بہی عرش پر جلوہ گر ہے۔ جس سے لازم آتا ہے کہ محدود ہے۔ لیکن ان کو یاد رکہنا چاہیئے کہ قرآن مجید مین اسبات کا ذکر تک نہین کہ عرش ایک تخت کی طرح ہے۔ جسپر خدا بیٹہا ہے کیونکہ نعوذ باللہ اگر عرش سے مراد ایک تخت لیا جاوے جس پر خدا بیٹہا ہوا ہے۔ تو پہر ان آیات کا کیا ترجمہ کیا جاوے گا جہان لکہا ہے۔ کہ خدا ہر ایک چیز پر محیط ہے۔ اور جہان تین ہین وہان چوتہا ان کا خدا۔ اور جہان چار ہین وہان پانچوان ان کا خدا۔ اور پہر لکہا ہے۔ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید ۲۶/۱۶ اور وھو معکم این ماکنتم ۲۷/۱۷ غرض اس بات کو اچہی طرح سے یاد رکہنا چاہیئے کہ کلام الٰہی مین استعارات بہت پائے جاتے ہین چنانچہ ایک جگہ دل کو بہی عرش کہا گیا ہے

عرش ایک وراء الورا مقام ہے

کیونکہ خدا کی تجلی بہی دل پر ہوتی ہے اور ایسا ہی عرش اس وراء الورا مقام کو کہتے ہین جہان مخلوق کا نقطہ ختم ہو جاتا ہے۔ اہل علم اس بات کو جانتے ہین کہ ایک تو تشبیہ ہوتی ہے اور ایک تنزیہہ ہوتی ہے۔ مثلاً یہ بات کہ جہان کہین تم ہو وہ تمہارے ساتہہ ہے اور جہان پانچ ہون وہان چہٹا انکا خدا ہوتا ہے یہ ایک قسم کی تشبیہ ہے جس سے دہوکا لگتا ہے کہ کیا خدا پہر محدود ہے؟ اس لئے اس دہوکہ کے دور کرنے کے لئے بطور جواب کے کہا گیا ہے کہ وہ تو عرش پر ہے۔ جہان مخلوقات کا دائرہ ختم ہو جاتا ہے اور وہ کوئی اس قسم کا تخت نہین ہے جو سونے چاندی وغیرہ کا بنا ہوا ہو۔ اور اسپر جواہرات وغیرہ جڑے ہوئے ہون۔ بلکہ وہ تو ایک اعلیٰ ارفع اور وراء الورا مقام ہے۔ اور اس قسم کے استعارات قرآن مجید مین بکثرت پائے جاتے ہین۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ واضل

روحانی اندھے

سبیلا ۱۵/۱۸ ظاہر تو اس کے معنے بہی ہین کہ جو اس جگہ اندہے ہین وہ آخرت کو بہی اندہے ہی رہین گے۔ مگر یہ معنے کون قبول کریگا۔ جبکہ دوسری جگہ پر صاف طور پر لکہا ہے۔ کہ خواہ کوئی سوجاکہا ہو۔ خواہ اندھا جو ایمان اور اعمال صالحہ کے ساتہہ جاویگا وہ تو بینا ہوگا۔ لیکن جو اس جگہ ایمانی روشنی سے بے نصیب رہیگا۔ اور خدا کی معرفت حاصل نہین کرے گا۔ وہ آخر کو بہی اندہا ہی رہیگا

دنیا مزرعہ آخرت

کیونکہ یہ دنیا مزرعہ آخرت ہے۔ جو کچہہ کوئی یہان بوئے گا وہی کاٹے گا۔ اور جو اس جگہ سے بینائی لے جائیگا۔ وہی بینا ہوگا۔ پہر اس کے آگے خدا تعالےٰ نے ایک دعا سکہلائی ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ یعنی اے خدا کہ تو رب العالمین رحمٰن رحیم اور مالک یوم الدین ہے ہمین وہ راہ دکہا جو ان لوگون کی راہ ہے۔ جنپر تیرا بے انتہا فضل ہوا۔ اور تیرے بڑے بڑے انعام اکرام ہوئے۔

مومن کا فرض

مومن کو چاہیئے کہ ان چار صفات والے خدا کا صرف زبانی اقرار ہی نہ کرے بلکہ اپنی ایسی حالت بنا دے جس سے معلوم ہو۔ کہ وہ صرف خدا کو ہی رب جانتا ہے۔ زید عمر کو نہین جانتا۔ اور اس بات پر یقین رکہے کہ درحقیقت خدا ہی ایسا ہے۔ جو عملون کی جزا سزا دیتا ہے۔

باقی آئندہ۔

عید اضحی کی تقریب پر ایک ضروری اطلاع

یہ ذکر ایک سے زیادہ مرتبہ کیا گیا ہے کہ **سیالکوٹ** کی انجمن احمدیہ ہمارے سلسلہ میں ایک درخشان جماعت ہے اور جب کسی قومی معاملہ کے متعلق **نمونہ** پیش کرنے کی حاجت پڑتی ہے تو سیالکوٹ کی جماعت ہی کا نام لینا پڑتا ہے اور اسی امر میں مجھکو اور تمام ہی خواہان قوم اور بزرگان ملت کو خوشی ہوتی ہے۔ یہ ایک فضل ہے جو سیالکوٹ کی جماعت کو ملا ہے

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

اسی جماعت نے عید فنڈ کی تحریک کی تھی اور یہ تحریک سالہا سال سے کام کر رہی ہے اور سیالکوٹ ہی کی جماعت کو یہ فخر ہے کہ **عید فنڈ** کی رقم سب سے زیادہ جمع کر کے بھیجتی رہی ہے۔ اب **عید اضحی** کی تقریب قریب ہے اس لئے قبل از وقت جماعت کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ اس موقعہ پر نہایت احتیاط اور کوشش سے کام کیا جاوے اور اگر ہر **فرد** ایک ایک روپیہ جیسا کہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس فنڈ میں داخل کر دے تو ایک سال کے مدرسہ کے اخراجات صرف ایک **عید** کے تقریب پر جمع ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ امر افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ جیسا چاہیئے سعی نہیں کی جاتی۔ اس لئے میں احمدی انجمنوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں اور جہاں تک ان سے ہو سکے اس فنڈ کی فراہمی کے لئے دل و جان سے کوشش کریں اور اگر زیادہ نہیں تو کم از کم **دس ہزار** روپیہ تو اس تقریب پر جمع ہو جانا چاہیئے۔ ہر ایک انجمن سے جسقدر رقم وصول ہو گی وہ اخبار میں انجمن کے ہمراہ چھاپ دینے کی کوشش کی جائے گی۔

عید فنڈ کے علاوہ **قربانی کی کھالوں** کو جمع کر کے اسکا روپیہ یہاں کے مساکین طلباء کی ضروریات کے لئے دیا جاوے ان رقوم کے لئے جو بہترین مصرف یہاں موجود ہیں دوسری جگہ نہیں۔ ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے قوم کے بڑے بڑے کام ہو سکتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ وہ کونسے الفاظ لاؤں جن سے قوم کے دل متاثر ہو سکیں یہ خدا تعالے کا فضل ہے وہ جس دل کو چاہے قومی ضرورتوں کے احساس کیلئے برگزیدہ کرے زمانہ آئیگا جب ان ضروریات کیلئے دست سوال دراز کرنیکی حاجت نہ ہو گی اس وقت لوگ چاہیں گے کہ انکا روپیہ کسی دینی خدمت کیلئے کام آئے مگر سلسلہ مستغنی ہو گا۔

پس آج وقت ہے کہ ہم اپنے مالوں سے سلسلہ کی خدمت کریں قوم کے بچوں کی تعلیم کا سوال بہت بڑا سوال ہے۔ اور اس پر تمہاری آئندہ نسلوں کی ترقی کا سوال وابستہ ہے اس لئے اسکو حل کرنے کی طرف توجہ کرو۔

میں پھر ایک بار کہتا ہوں کہ عید فنڈ پوری توجہ اور سعی سے وصول کیا جاوے اور قربانی کی کھالیں بھی احتیاط سے جمع کر کے انکا روپیہ مساکین فنڈ کے لئے بھیجا جاوے۔

مختصر اور ضروری نوٹ

سالانہ جلسہ کے اجمالی حالات بھی اگر لکھے جاویں تو انکے لئے کئی صفحوں کی ضرورت ہے۔ علاوہ بریں سالانہ جلسہ کی تقریب کیوجہ سے مجھے اسقدر مصروفیت رہی کہ آخری دنوں میں **نزلہ** اور **زکام** کے شدید حملہ کی وجہ سے میں بیمار رہا اور کوئی وقت مجھے لکھنے کے لئے نہ مل سکا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی ضروری تھا۔ کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریریں جلد تر شایع ہو جائیں۔ اس لئے ان تقریروں کے بعد اجمالی حالات لکھونگا۔ کیونکہ وہ صرف سلسلہ کی تاریخ کا ایک جزو ہیں۔

احمدی انجمنوں کے قیام کا سلسلہ بہت مفید اور مبارک ہے۔ گذشتہ ایام جلسہ میں یہ تحریک ہوئی تھی اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ سال ۱۹۰۸ء میں یہ سلسلہ باوجود ابتدائی تحریک ہونے کے موثر ثابت ہوا۔ اور مختلف مقامات پر انجمنیں قائم ہو گئی ہیں۔ اور ہو رہی ہیں جس قدر یہ سلسلہ وسیع اور مستحکم ہو گا اسیقدر قومی کاموں میں رسوخ اور استحکام پیدا ہو گا۔ امید کی جاتی ہے کہ احمدی احباب جہاں جہاں انجمنیں قائم نہیں ہوئی ہیں قائم کرنے کی کوشش کریں۔

یکم جنوری ۱۹۰۸ء سے جناب مرزا خدا بخش صاحب مولف عسل مصفیٰ ضلع لاہور میں دورہ کرینگے۔ صدر انجمن احمدیہ نے اسی غرض کیلئے ان کو مامور کیا ہے۔ انکا کام ہو گا۔ کہ ضلع لاہور کے مختلف دیہات اور قصبات میں دورہ کر کے جہاں جہاں احمدی ہوں باضابطہ انجمنیں قایم کریں اور افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع لاہور کی مکمل فہرست طیار کریں انہیں ضروریات قوم اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقاصد سے باخبر کریں۔ امید کیجاتی ہے۔ کہ جہاں جہاں مرزا صاحب جائیں گے وہاں کے احمدی احباب جو اپنی قوم میں اور اپنے قصبہ اور گاؤں میں رسوخ رکھتے ہیں ان قومی کاموں میں انہیں پوری مدد دیں گے۔

ضلع جالندھر کے لئے ننگہ کی انجمن احمدیہ صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے انجمن ضلع قرار دی گئی ہے۔ اور میاں رحمت اللہ صاحب اسکے سکرٹری مقرر ہوتے ہیں اور وہ ضلع جالندھر کے مختلف دیہات میں انجمنیں بنا رہے ہیں اس لئے ضلع جالندھر کے تمام احمدیوں کو ضروری ہے خصوصاً تحصیل نکودر اور تحصیل جالندھر اور تحصیل پھلور کے احمدیوں کو کہ وہ اپنی اپنی فہرست تیار کر کے انکو اطلاع دیں تاکہ وہ اس قومی کام کو سہولت سے کر سکیں

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپکے اہل بیت اور جملہ متعلقین اللہ تعالے کے فضل و کرم سے بعافیت ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک نہایت ہی ضروری اور مفید تصنیف میں مصروف ہیں۔

۲۔ بزرگان ملت کی صحت قوم کے لئے مژدہ راحت افزا ہے۔

۳۔ گذشتہ ہفتہ جلسہ سالانہ کیوجہ سے قادیاں میں عجیب رونق اور برکات کا ہفتہ تھا مختلف مقامات اور مختلف طبقوں کے احمدی احباب جمع تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو مبارک تقریریں فرمائیں جو حقایق و معارف کا دریا ہیں۔ اور جس میں سے ایک تقریر کا حصہ آج کے اخبار میں درج ہوتا ہے۔

۴۔ نئی تالیفات اس ہفتہ میں دو تین شایع ہوئی ہیں ایک چکڑالوی فتنہ کے رد میں منشی محمد ظہیر الدین اسسٹنٹ ایڈیٹر الحکم نے نہایت محنت اور سعی سے لکھی ہے اسکی قیمت ۵ر ہے دفتر الحکم سے ملتی ہے

اور ایک **مجموعہ فتاویٰ احمدیہ** مولوی محمد فضل صاحب چنگوی نے اخبار الحکم۔ بدر کے گذشتہ اور حال کے تمام فائلوں کی پڑتال کر اور ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اخذ کر کے ترتیب وار تین جلدوں میں طیار کیا ہے انمیں قریباً پانچسو مسایل ہیں اور یہ فتاویٰ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قلم سے نکلے ہوئے ہیں اور قریباً پچاس کے ایسے ہیں جو بزرگان ملت کے قلم سے نکلے ہیں پہلی جلد میں عبادات کے متعلق فتاویٰ درج ہیں یعنے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق دوسری جلد میں نکاح طلاق وغیرہ اور عام معاملات کے متعلق بحث ہے۔ تیسری جلد میں عقاید کا ذکر ہے فہرست مضامین بطور ضمیمہ الحکم کی کسی اگلی اشاعت میں ہی شایع ہو گی۔ قیمت ہر سہ جلد عہ مع محصولڈاک ہے اور مولوی محمد فضل صاحب چنگوی سے چنگا بنگیال براہ گوجرخان ضلع راولپنڈی کے پتہ پر درخواست کرنے سے ملیگی۔

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

ایام جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ وحی نازل ہوئی۔

یا ایها النبی اطعموا الجائع والمعتر

یعنے اے نبی بھوکوں اور سوالیوں کو کھانا کھلاؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سالانہ جلسہ پر حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر بے نظیر -

(مورخہ ۲۷ر دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء بروز جمعہ)

خدا کا شکر دیکھو اول اللہ جلشانہ کا شکر ہے کہ آپ صاحبون کے دلون کو اس نے ہدایت دی اور باوجود اسبات کے کہ ہزارون مولوی ہندوستان اور پنجاب کے تکذیب مین لگے رہے اور ہمین دجال اور کافر کہتے رہے - آپ کو ہمارے سلسلہ مین داخل ہونیکا موقع دیا - یہ بھی اللہ

خدا کا معجزہ جلشانہ کا بڑا معجزہ ہے کہ باوجود اس قدر تکذیب اور تکفیر کے اور ہمارے مخالفون کی دن رات کی سر توڑ کوششون کے یہ جماعت بڑہتی جاتی ہے - میرے خیال مین اس وقت ہماری جماعت ۳ لاکھ سے بھی زیادہ ہوگی اور یہ بڑا معجزہ ہے - کہ ہمارے مخالف دن رات کوشش کر رہے ہین اور جان کاہی سے طرح طرح کے منصوبے سوچ رہے ہین اور سلسلہ کو بند کرنے کے لئے پورا زور لگا رہے ہین - مگر خدا ہماری جماعت کو بڑہاتا جاتا ہے -

خدا کی حکمت جانتے ہو کہ اس مین کیا حکمت ہے؟ حکمت اس مین یہ ہے - کہ اللہ جلشانہ جسکو مبعوث کرتا ہے اور جو واقعی طور پر خدا کی طرف سے ہوتا ہے وہ روز بروز ترقی کرتا اور بڑہتا ہے اور اس کا سلسلہ دن بدن رونق پکڑتا جاتا ہے اور اس کے روکنے والا دن بدن تباہ اور ذلیل ہوتا جاتا ہے اور اس کے مخالف اور مکذب

مخالفین کی تباہی آخر کار بڑی حسرت سے مرتے ہین جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ہماری مخالفت کرنے والے اور ہمارے سلسلہ کو روکنے والے بیسیون مر چکے ہین -

خدا کے ارادہ کو جو در حقیقت اسکی طرف سے ہے کوئی بھی روک نہین سکتا اور خواہ کوئی کتنی ہی کوششین کرے اور ہزارون منصوبے سوچے مگر جس سلسلہ کو خدا شروع کرتا ہے اور جسکو وہ بڑہانا چاہتا ہے - اس کو کوئی روک نہین سکتا کیونکہ اگر ان کی کوششون سے وہ سلسلہ رُک جائے تو

خدا ہی سب پر غالب ہے ماننا پڑیگا کہ روکنے والا خدا پر غالب آگیا - حالانکہ خدا پر کوئی غالب نہین آسکتا -

پھر ایک یہ معجزہ ہے کہ اُن لوگون کی بابت جو ہزارون لاکھون ہمارے پاس آتے رہتے ہین اللہ جلشانہ نے براہین احمدیہ مین پہلے ہی سے خبر دے رکھی تھی اور یہ وہ کتاب ہے جو عرب فارس انگلستان اور دیگر ممالک مین ۲۵ برس کا عرصہ گذرا شایع ہو چکی ہے

۲۵ برس پہلے کی اقتداری پیشگوئی اس مین بہت سے اُسی زمانہ کے الہام بھی درج ہین اور یہ ایک ایسی بدیہی بات ہے جس سے کوئی یہودی عیسائی مسلمان برہمو آریہ انکار نہین کرسکتا - اور اس کتاب کا ہمارے اشد العداوۃ یعنی مولوی محمد حسین صاحب نے اُسی زمانہ مین ریویو بھی لکھا تھا - اور اسی کتاب براہین احمدیہ مین آنیوالی مخلوق کی صاف طور پر پیشگوئی درج ہے - اور یہ کوئی معمولی پیشگوئی نہین بلکہ عظیم الشان پیشگوئی ہے اور وہ یہ ہے -

الہامات الٰہیہ یاتیک من کل فج عمیق - یاتون من کل فج عمیق - ینصرک اللہ من عندہ یرفع اللہ ذکرک و یتم نعمتہ علیک فی الدنیا والاخرۃ - صفحہ ۲۴۱ ۱۲ اذا جاء نصر اللہ والفتح وانتھی امر الزمان الینا الیس ھذا بالحق - صفحہ ۲۴۰ وما کان اللہ لیترکک حتی یمیز الخبیث من الطیب صفحہ ۲۴۱ فحان ان تعان و تعرف بین الناس صفحہ ۲۴۹ انی ناصرک انی حافظک انی جاعلک للناس اماما - صفحہ ۵۰۰

یہ اس کی عبارت ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ اس وقت تو اکیلا ہے مگر وہ زمانہ تجھپر آنیوالا ہے کہ تو تن تنہا نہین ہوگا فوج در فوج لوگ دور دراز ملکون سے تیرے پاس آئین گے

مخلوق کا آنا اور انتظامِ مہمانان اور آپ جانتے ہین کہ جب اس قدر مخلوق آئے گی تو آخر ان کے کہانے کے واسطے بھی انتظام چاہیئے اس لئے فرمایا یاتیک من کل فج عمیق یعنی وہ لوگ تحفے تحائف اور ہزارون روپے تیرے لئے لے کر آوین گے - پھر خدا فرماتا ہے ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس صفحہ ۲۴۲ یعنی کثرت سے مخلوق تیرے پاس آئیگی اس کثرت کو دیکھ کر گھبرا نہ جانا اور ان کے ساتھ کج خلقی سے پیش نہ آنا - اس وقت جبکہ یہ الہام براہین احمدیہ مین شایع کئے گئے تھے -

پیشگوئی کے وقت قادیان کیحالت قادیان ایک غیر مشہور قصبہ تھا اور ایک جنگل کیطرح پڑا ہوا تھا کوئی اسے جانتا بھی نہ تھا اور اتنے لوگ جو یہان بیٹھے ہین کون کہہ سکتا ہے - کہ اُس وقت بھی اسکی بھی شہرت تھی - بلکہ تم مین سے تقریباً سب کے سب ہی اس گاؤن سے ناواقف تھے

اب بتلاؤ کہ خدا کے ارادہ کے بغیر آج سے پچیس ۲۵ چھبیس ۲۶ برس بیشتر اپنی تنہائی اور گمنامی کے زمانے مین کوئی کس

خدا کے بغیر کوئی ایسا دعویٰ نہین کر سکتا طرح دعوے کرسکتا ہے کہ مجھپر ایک زمانہ آنیوالا ہے جبکہ ہزارہا لوگ میرے پاس آئین گے اور طرح طرح کے تحفے اور تحایف میرے لئے لاوینگے اور مین دنیا بھر مین عزت کے ساتھہ مشہور کیا جاؤنگا -

دیکھو جتنے انبیا آج سے پہلے گذر چکے ہیں ان کے بہت سے معجزات تو نہین ہوا کرتے تھے - بلکہ بعض کے پاس تو صرف ایک ہی معجزہ ہوتا تھا - اور جس معجزہ کا مین نے بیان کیا ہے یہ ایک ایسا عظیم الشان معجزہ ہے جو ہر ایک پہلو سے ثابت ہے اور اگر کوئی

عظیم الشان معجزہ نراہٹ دہرم اور ضدی نہ ہوگیا ہو تو اسپر دعویٰ بہر صورت ماننا پڑتا ہے میری اس تنہائی اور گمنامی کے زمانے کے بیان کے ہندو بھی گواہ ہین اور وہ بتا سکتے ہین کہ مین اس وقت اکیلا تھا اور ارد گرد کے لوگ بھی مجھے نہ جانتے تھے ہان اگر کوئی ہندو اس سے انکار کرے تو اس کو چاہیئے کہ میرے سامنے آکر جھوٹ بولے کہ اس وقت بھی اسی طرح سے لوگ آیا کرتے تھے اور اگر وہ کہین کہ یہ اتفاقی بات ہے تو پھر

نظیر پیش کرو کسی اور جگہ سے اس کی نظیر بتا دین اور دنیا بھر مین کا پتہ دین کہ ایک شخص ۲۵ برس پہلے گمنامی کی حالت مین ہو اور اس وقت اس نے پیشگوئی کی ہو کہ میرے پاس فوج فوج لوگ آوینگے اور ہزارہا روپیون کے مال و متاع اور تحفے تحایف لے کر آوین گے اور مین خدا تعالےٰ کیطرف سے ہر طرح سے مدد دیا جاؤنگا - اور پھر اسی طرح سے وہ پیشگوئی پوری بھی ہوگئی ہو اگر یہ دکھا دوین تو ہم مان لین گے - یونہی بہانہ جوئیان تو ہم قبول نہین کرینگے

بہانہ جوئی چھوڑو کیونکہ اس طرح تو کسی نبی کا کوئی بھی معجزہ قبول نہین کیا جاسکتا ان کو چاہیئے کہ کسی کذاب کی نظیر پیش کرین کہ اس نے پچیس ۲۵ برس پہلے اس طرح سے اقتداری پیشگوئی کی ہو اور پھر وہ پوری بھی ہوگئی ہو اگر یہ ایسا کر دین تو ہم تیار ہین کہ انہین قبول کر لین -

اگر کوئی کہے کہ خیر خواہین آیا ہی کرتی ہین اور ان مین سے بعض پوری بھی ہوا ہی کرتی ہین تو اس کا یہ جواب ہے کہ ان مین یہ قدرت اور نصرت کہان ہوتی ہے اس طرح کی فتح اور مدد اور دشمنون کا ادبار اور اپنا اقبال و دشمنون کی ذلت اور اپنی عزت یہ تو صرف انبیا کے ہی سپرد ہے دوسرے کا تو اس مین کچھ حصہ ہی نہین یہ تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے - یہ خواہین تو نہین -

براہین احمدیہ وہ کتاب ہے کہ جس کے کل مذہبون والے گواہ ہین اور ہر ایک ملک مین جس کی اشاعت ہو چکی ہے - اور یہان کے ہندو بھی جس کے گواہ ہین مثلاً ملاوامل اور شرم پت جو اسی قادیان کے رہنے والے ہین وہ پہچان سکتے ہین کہ یہی باتین تہین جو اس وقت لکھی گئی تہین - اب دیکھو کہ کیا معجزات اس سے بڑھ کر ہوتے ہین یہی تو معجزہ ہے کہ پیشگوئی کے بعد ہندو آریہ عیسائی مسلمان نیچری وہابی اپنے بیگانے سب کے سب ہمارے دشمن ہوگئے تھے اور ایک

مدغاسکر کے مسلمان

مدغاسکر ایک بہت بڑا جزیرہ براعظم افریقیہ کے شرق میں ہے آج کل اس جزیرہ پر فرانسیسیون کی حکومت ہے۔ فرانس کا رسالہ ''عالم اسلامی'' لکھتا ہے کہ مدغاسکر مین بہت سے مسلمان موجود ہین جنہین سے مسلمان موجود ہین جن مین سے بعض عرب ہین اور بعض ہندوستانی کئی سو مسلمان ماجونکا مین آباد ہین۔ (۲۴۱) مسلمان تاماناف مین اور (۱۲۳) مسلمان ویوکوسوارس ہین۔ اور بہت سے مسلمان جزیرہ کے ساحلی مقامات فوہمارے۔ انالالافا۔ مایفاتانونا۔ اور موروناوافا مین پائے جاتے ہین۔ اکثر مسلمان سوداگری کرتے ہین۔ ان کی ایک مسجد بھی ہے۔ ہر سال وہ اپنے مذہبی اور دنیوی معاملات کے طے کرنے کے لئے اپنا ایک پیشوا انتخاب کرتے ہین۔ آجکل ان کا قومی سردار ایک دولتمند ورزہی عیسیٰ نامی ہے۔ وہ زمانہ حال کی ترقی کی باتون پر مایل ہین اور اپنے بچون کو تعلیم دیتے ہیں۔ ناماتاف کے مدرسہ مین (۹۰) طلباء داخل ہین جن مین سے (۲۰) طلباء مسلمان ہین۔ ماجونکا کے فرانسیسی مدرسہ مین بھی ایک گروہ مسلمان طلباء کا موجود ہے جنکو فرانسیسی مدرس تعلیم دیتا ہے۔ نوسی باک کے مدرسہ مین بھی ایک کلاس مسلمان طلباء کے لئے کھلنے والی ہے۔ تانانا ریوو مین جنرل کلیانی نے جو انجمن مشرقی تحقیقات کی چند سال سے قایم کی ہے۔ اُسنے عربی زبان کی قلمی کتابین اور قرآن مجید کے خوشخط قلمی نسخ جو انیتورے انتیز اکا۔ اتنانورہی (جو مشرقی ساحل پر واقع ہین) فارنکانکانا۔ اور فوہیانو وغیرہ مقامات مین کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

جزیرہ مارشیش کے مسلمان

یہ جزیرہ مدغاسکر سے ۵۷۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے عالم اسلامی'' لکھتا ہے کہ اس جزیرہ کے اکثر باشندے ہندوستانی مسلمان ہیں ۱۸۳۸ء سے مسلمانون نے اس جزیرہ مین آباد ہونا شروع کیا۔ یہ مسلمان کاشتکاری مین مشغول ہین۔ اور ان مین سے اکثر نیشکر کی کاشت کرتے ہین جو اس جزیرہ کی اہم پیداوار ہے۔ ان مسلمانون سے بہت دنون کے بعد سورت کے مسلمان اور میمن قوم کے لوگ یہان پہنچے اور انہون نے تجارت شروع کردی۔ اب اس جزیرہ کے ہر قصبہ مین یہ لوگ پھیلے ہوئے ہین اور تجارت کے کام مین مشغول ہین۔ شکر کی سوداگری بھی انہی کے ہاتھ مین ہے۔ یہ شکر ہندوستان کو بھیجتے ہیں اور اسکے عوض مین وہان سے غلہ اور کپڑا منگاتے ہین۔ کپڑے کا سب سے بڑا انجارتی کارخانہ ایک مسلمان کا ہے جس کا نام سید قاید ہے۔ اور سب سے بڑا زمیندار بھی ایک مسلمان ہی ہے جسکا نام سید غلام حسین ہے۔ سورت کے مسلمانون اور میمنون کے تین کارخانے شکر سازی کے بھی ہین۔ مگر شکر کی کاشت کا کام وہ بالکل نہین جانتے۔ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری سے معلوم ہوا تھا۔ کہ اس جزیرہ مین ۴۱ ہزار مسلمان آباد ہین۔ انتظامی تقسیم کے لحاظ سے اس جزیرہ کے نو حصے ہین ہر حصے مین تین چار مسجدین مسلمانون کی موجود ہین۔ بورلوئین جو جزیرہ کا دارالحکومت ہے مسلمانون نے ایک عالیشان مسجد بنائی ہے اور اس کے لئے بھی وقف کی آمدنی بھی بہت زیادہ ہے۔ اس مسجد کا امام مکہ یا مدینہ کا کوئی عالم شخص ہوتا ہے۔ اس جزیرہ مین مسلمانون نے کئی انجمنین بھی قایم کی ہیں منجملہ ان کے ایک انجمن نہایت شاندار ہے جس کا پریسیڈنٹ بکر علی ہے اس عہدہ پر ہر سال نیا شخص اتفاق رائے سے مقرر کیا جاتا ہے۔ اس جزیرہ کے باشندے کریول زبان مین بات چیت کرتے ہین۔ جو فرانسیسی زبان کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ مگر انگریزی زبان یہان سرکاری زبان ہے۔ فرانسیسی زبان میں سال بھر سے ایک اخبار بھی مسلمانون نے نکالنا شروع کیا ہے جس کا نام ''اسلام'' ہے۔ اس مین مسلمانون کے قومی مذہبی تعلیمی اور ملکی معاملات پر بحث کی جاتی ہے

فرانس مین مسلمانون کی یادگارین

مصر کے فرانسیسی اخبار ''ولیتدار ایجپسین'' کو ایک فرانسیسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ فرانس کے وسط مین بہت سے کاشتکار ہین جو اپنے رنگ اور خال و خط اور اخلاق و عادت کے لحاظ سے فرانسیسیون سے ممتاز ہین اور یہ سب عربون کی نسل سے ہین۔ ملک کی آب وہوا نے زبان کے سوا ان کی کسی چیز کو تبدیل نہین کیا ہے۔ اللہ کا لفظ اور بعض دیگر عربی الفاظ بھی ان زبانون مین جاری ہیں۔ فرانس کا نامور مورخ موسیو جیمو لکھتا ہے کہ اگر تم کسی کاشتکار کو دیکھو کہ اس کا بدن لاغر ہے چہرہ کی رنگت سانولی ہے نظر تیز ہے اور اس مین دلیری معمول سے زیادہ ہے تو یقین کرو کہ وہ عرب کی نسل سے ہے۔ موسیو فن تمیمہ نے لکھا ہے کہ فرانس کے بعض کاشتکارون کو مین نے دیکھا ہے کہ وہ اب تک بابا احمد وغیرہ عربی نام استعمال کرتے ہین تحقیقات سے معلوم ہوا کہ وہ ان فاتح عربون کی نسل سے ہین جنہون نے فرانس پر حملہ کیا تھا۔ اور ان کے پاس شجرہ نسب اب تک موجود ہے۔ سووسب اور بیوچی کے فرانسیسی باشندون مین اب تک عربون کے کارنامون کا چرچا ہے ان کے نزدیک وہ تمام قلعے اور منہدم شدہ عمارتین جن پر تین سو برس سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ عرب قدیم کی یادگارین ہین۔ فرانس کے مغرب اور وسط مین شل دروازون اور نالون اور پانی کے نلون کے اب تک عربون کی نشانیان پائی جاتی ہیں۔ اور ان کے نامون مین بھی عربی نامون کی جھلک موجود ہے

عربون نے ساتوین صدی عیسوی مین کرکاسون مین قدیم رکھا۔ الی جور۔ ردیج۔ جیفو۔ فان اور فلائی کو تاخت و تاراج کیا۔ اور اپنی فوجین دریائے لوار اور دریائے گارون کی وادیون تک پھیلا دین۔ اس وقت ڈیوک ڈانٹون عربون کے ساتھ معرکہ آرائی مین مشغول تھا۔ مگر چارلس مارٹل اسکی راہ مین حایل ہوا اور اُسنے عربون سے دوستی کر لی اور مسلمان سپہ سالار عثمان بن علی سے اپنی بیٹی کی شادی کردی۔ اس واقعہ کے بعد عثمان نے ارادہ کیا کہ وہ اُندلس سے الگ ایک نئی سلطنت قایم کرے۔ اور خود مختار بن بیٹھے۔ اس خیال کے اظہار سے مسلمانون مین باہم نفاق پیدا ہو گیا انجام یہ ہوا کہ مسلمانون کی قوم نے فرانسیسیون کی قوم سے بواٹیہ کے میدان مین شکست پائی اس شکست کے بعد جو عرب فرانس مین باقی رہے ان کے ساتھ فرانسیسی باشندون نے کوئی ظالمانہ سلوک نہین کیا۔ بلکہ وہ ان کے دوست بن گئے اور ان کے ساتھ گھل مل گئے کیونکہ ان عربون مین نہایت شریفانہ جذبات تھے۔ فرانسیسیون نے عربون کی ہمسائگی کو کس قدر پسند کیا ہے۔ اس کا ثبوت اس امر سے ہوتا ہے۔ کہ فرانس کے بہت سے کاشتکار جو لکھنا پڑھنا بھی نہین جانتے اور نہ تاریخ سے آگاہ ہین۔ عربون کی شجاعت اور فیاضی کے قصے اور ان کے نمایان کارنامے نہایت لطف اور دلچسپی سے بیان کرتے ہین۔ کرنیلیا کے فرانسیسی باشندے آج تک اپنے تئین فرانسیسیون سے الگ تھلگ جانتے ہین اور دیگر فرانسیسی کے باشندون کے ساتھ شادی بیاہ نہین کرتے ان کی زبان بھی فرانسیسی زبان سے جدا ہے۔ کیونکہ اس مین عربی کے الفاظ کثرت سے شامل ہیں اور عجیب تر بات یہ ہے کہ وہ اپنی عورتون کو پردہ مین رکھنا پسند کرتے ہین۔ باہر نہین نکلنے دیتے۔

۸۸۹ء مین عربون نے دوسری دفعہ فرانس پر حملہ کیا اور ان کی کشتیان سان تیرو پیز کی بندرگاہ مین لنگر انداز ہوئین اور انہون نے کئی شہرون پر قبضہ کر لیا۔ اور ڈہائی سو برس تک ان کا قبضہ رہا۔ اس زمانہ مین افریقہ کے مسلمانون کے ساتھ ان کی تجارت جاری تھی۔ تاریخ ان مسلمانون کی فضیلتون اور خوبیون کو سنہری الفاظ مین نمایان کرتی ہے۔ اور بتاتی ہے کہ انہون نے فرانس مین آبپاشی کا طریقہ جاری کیا مختلف

قسم کے غلون کی زراعت فرانسیسیون کو سکھائی کوہ ایلپس پر مویشیون کے چرنے کے لئے گھاس کی کاشت کی عربون کے گھوڑون کی نسل فرانس مین پھیلائی۔ چٹائیون کے بننے کا فن اولوسون مین جاری کیا۔ چنانچہ کورتین مین ان عرب کاریگرون کی نسل آج موجود ہے۔ کشتیون کے بنانے کا فن بھی فرانسیسیون نے انہین سے سیکھا ہے۔ غرضیکہ ان عربون نے اپنی بہت سی خوبیون اور اپنے بہت سے کمالات سے فرانس کے باشندون کو متمتع کیا۔ جن کی داستان طویل ہے۔

(علی گڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ)

مسیحا! ہم ہوئے زندہ تیری معجز بیانی سے
ہمارے درد کی دارو بنیں ہمدردیاں تیری
تر و خشک جہاں پر ظلمتیں جب چھا گئیں آکر
امنڈ کر آئی ہم پر رحمت حق ، ہو گئے زندہ
دلوں میں جوش اُٹھا یار باقی کی محبت کا
ہوئی یاجوج اور ماجوج پسپا تیری ہمت سے
تو ہی ابنار فارس سے ہوا مرد خدا پیدا
جہاں سے اُٹھ گیا تھا نور ایمانی ثریا پر
یقیں اعدائے دیں کو کیوں نہیں آتا خدا جانے

حیات نو ملی ہم کو تری شیریں بیانی سے
ہوا تو مہرباں ہم پر خدا کی مہربانی سے
جہاں روشن ہوا انوار وحی آسمانی سے
نہیں ہم دھو چکے تھے ہاتھ اپنی زندگانی سے
ہوئی اک سرد مہری یار فانی و ارفانی سے
کھنچی دیوار اسکندر تری صاحبقرانی سے
زبانیں کٹ گئیں اعدا کی تیغ اصفہانی سے
تو لایا کھینچ کر وہ نور اوج آسمانی سے
خدا سب کو بچائے سوء ظن بدگمانی سے

مسیحا راست گویم از خدائے آسماں ہستی
ہماں از آسماں ہستی ہماں صاحب نشاں ہستی

ترکیب بند بتقریب جلسہ سالانہ

دارالامان قادیان

(جو ۲۹ دسمبر ۱۹۰۶ء کو منشی نواب خاں ثاقب مالیر کوٹلوی نے پڑھی)

عجب دلکش سماں ہے ، دوستو ماہ دسمبر میں
یہ دور کامرانی ہے دلوں میں شادمانی ہے
منور ہو گئے دل نور حق کی شمع روشن سے
کھنچے آتے ہیں دل یہ ہے اثر جذب محبت کا
بحمد اللہ کہ ہم مہر و وفا کی لطف اٹھاتے ہیں
خدا کی پاک ہستی کا یقیں اپنے دلوں میں ہے
خدا کی یاد سے الفت بتوں کے نام سے نفرت
خیال و وہم کے بت کعبۂ دل ہوئی باہر
صدائیں دعوت حق کی دلوں میں بیٹھی جاتی ہیں

نظر آتے ہیں انوار خدا عالم کے منظر میں
سرور ایسا نہ پایا بزم صہبا دور ساغر میں
چمک ایسی کہاں بدر منور مہر انور میں
کشش ایسی نہیں دیکھی کمند زلف دلبر میں
مزے ملتے رہیں عشاق کو جو ر ستمگر میں
رہی سودائے گیسوئے بتاں عشاق کے سر میں
ہوئے سرشار ہم حب خدا حب پیمبر میں
وہ تاثیریں بھری ہیں نعرۂ اللہ اکبر میں
یہ اعجازی بیاں وہ ہیں جو گھر کر جائیں پتھر میں

مسیحا آمد و درد دل ما را مداوا کرد
بنفخ روح ایمان در دم اعجاز مسیحا کرد

چلے آئے ہیں حق کی تشنگی میں تیرے در پر ہم
تمنا ہے کہ پاک آلائشوں سے ہوں زبان و دل
نہ ہو خوئے جفا ہم میں نہ ہو تو رہا ہم میں
ہیں سب یکزبان ہو کر ملیں شیر و شکر ہو کر
حکومت اک خدائے پاک کی اقلیم دل پر ہو
لباس نظم پہنا ہیں تیری سچی باتوں نے
ہمیں کیا بحث اس سے کوئی دارا ہو سکندر ہو
نہیں اپنی بیاں میں کوئی جوہر اے مسیحا ہم
سخندانی نہ ہاں دانی پہ کچھ نازش نہیں ہمکو

پلا او دیر سے پیاسے ہیں اے ساقی کوثر ہم
تری قلب مطہر کے اثر سے ہوں مطہر ہم
محبت سے ہوں بندے اور رہیں الفت سے خو گر ہم
جئیں ہو کر برادر ہم ہوں باہم شیر و شکر ہم
خدا کے حکم کے بندے رہیں اے بندہ پرور ہم
سخنور جنکو کہتے ہیں نہیں ایسے سخنور ہم
تری مدحت کریں ہیں قصیدے کی سکندر ہم
فقط تیری نگاہ تیغ کی ہیں خاص جوہر ہم
یہ کیا کم فخر حاصل ہے کہ ہیں تیرے ثنا گر ہم

نیازے ہست بانو ثاقب فرخندہ اخترا
بمداحی تو نازے است اکبر را مضطر را

دنیائے اسلام کی خبریں

(ماخوذ از الندوہ)

مدینہ منورہ۔ سلطان روم نے مدینۂ منورہ میں حرم نبوی کے لئے برقی روشنی کے انتظام کا حکم دیا ہے تازہ ڈاک سے معلوم ہوا کہ بہت جلد اس کا نفاذ ہونیوالا ہے۔

مکہ مبارکہ۔ مکۂ معظمہ کے خطوط سے معلوم ہوا کہ اس سال مطوفین حجاج کو سخت پریشان کر رہے ہیں۔ ہر حاجی کا فرض ہے کہ مطوف کو تین پونڈ نذرانہ دے۔ بدنظمیوں کی زیادتی سے روز بروز حجاز ریلوے کی ضرورت واضح ہوتی جاتی ہے۔

بغداد۔ اہل بغداد آجکل سابق کے طویل خواب غفلت سے بیدار ہو رہے ہیں۔ دولت عباسیہ کی عظیم الشان یونیورسٹی "مدرسۂ مستنصریہ" کے آثار بغداد میں اب بھی باقی ہیں لیکن تباہ و ویران ہیں۔ سنتے ہیں بغدادیوں کو ادہر توجہ ہوئی ہے اور حکومت سے اُس کے واگزار کرانے اور پھر تعلیم گاہ بنانے کی فکر میں ہیں۔ زمانے کے بے درد ہاتھوں سے یہ یادگار خراب ہو رہی ہے اور خرابات تو نہیں مگر جو نگی خانہ بنی ہوئی ہے۔

عراق عرب۔ تاریخ بتا رہی ہے کہ سابق میں عراق عرب علم و تمدن کا سرچشمہ تھا۔ بصرہ و کوفہ لٹریچر کے صدر مقام تھے۔ تمدن و تہذیب کے تذکرے میں حلّہ، وجبل نیل، سامرا، انبار کے نام آجاتے ہیں مگر اکثر کا نشان نہیں ملتا تعلیم نہایت محدود ہے اور حکومت نے جو مدرسے قایم کئے ہیں انمیں عربی کی تعلیم پر ترکی زبان کو مقدم رکھا گیا ہے۔ الجوائب المصریۂ اخبار فرات کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ بغداد ریلوے کیوجہ سے جرمنی عراق میں تجارتی اغراض کے لئے جرمن عنصر بڑہا رہی ہے اور تالیف قلوب کے لئے ایک عربی مدرسہ بھی قایم کرنا چاہتی ہے پیشگاہ سلطانی میں عنقریب درخواست پیش ہونیوالی ہے۔

مصر۔ جنگ اگر سیف و سنان کے علاوہ قلم و زبان سے بھی ہو سکتی ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ مصر میں جنگ احزاب برپا ہے۔ حزب عربی میں گروہ و جماعت کو کہتے ہیں۔ مصر میں کئی پارٹیاں ہیں ایک پارٹی کنسرویٹو ہے اور چونکہ اس کے ممبروں میں اکثر غیر ملکی ہیں لہذا اہل مصر اس کو "حزب الدخلاء" کہتے ہیں اس فرقہ کا صدر و کارکن فارس نمر اڈیٹر المقطم ہے۔ لبرل پارٹیوں میں بڑی پارٹی مصطفےٰ کامل پاشا اڈیٹر اللواء کی ہے۔ جس کا نام "الحزب الوطنی" ہے ایک پارٹی روساء و امراء کی قایم ہے جس کے مہتمم اڈیٹر الجریدہ ہیں۔ اس پارٹی کا نام "حزب الامۃ" ہے۔ آنریبل شیخ علی یوسف اڈیٹر المؤید ایک اور پارٹی قایم کرنے کی فکر میں ہیں جس کے لئے ایجپشین گزٹ امید ظاہر کرتا ہے کہ یہ سب سے اہم جماعت ہوگی۔ ان تمام پارٹیوں میں سخت خصومت ہے اور گو اول الذکر کے علاوہ باقی جماعتوں میں اصولاً کوئی اختلاف نہیں مگر فروعی منازعات نہایت بڑھے ہوئے ہیں۔

عربی زبان۔ مسٹر آرنلڈ سابق پروفیسر مدرسۃ العلوم علی گڈھ عربی زبان کی تکمیل کے لئے مصر گئے ہیں مصری اخباروں نے پرجوش الفاظ میں ان کا خیر مقدم ادا کیا ہے۔ ناظرین نے اخباروں میں پڑہا ہوگا کہ ہندوستان کے ایک ہندو ڈپٹی کمشنر بھی دو ماہ سے اسی شوق میں وہیں مقیم ہیں۔ لیکن ابھی تک اس خصوص میں کسی مسلمان کا نام نظر نہ پڑا ہوگا!!! اس سال عربی کی تکمیل کا سرکاری جائزہ بھی جسکی مقدار پانچہزار روپیہ تھی ایک شریف ہندو کو ملا ہے۔

شکاگو شکاگو یونیورسٹی کے لایق پروفیسروں نے سبط ابن الجوزی کی مشہور تاریخ "اخبار الزمان" کی جلدیں بڑے اہتمام سے چھاپی ہیں اور اب خاص مولف کے حالات و واقعات زندگی اور اُسکی تالیف پر ریویو کرنے کے لئے ایک مستقل رسالہ لکھنے کی فکر میں ہیں۔

ہنگری۔ ہنگری کا مشہور مستشرق "گولڈ زیہر" جس نے مصر میں رہکر عربی پڑہی اور خاص جامع ازہر سے سند فضیلت حاصل کی "آداب العرب" کے عنوان پر ایک کتاب لکھ رہا ہے۔ ابن جریر کی اختلاف الفقہاء اُسی کی چھپوائے ہوئی ہے۔ جامع ازہر کی نسبت سے وہ اپنے آپ کو ازہری لکھتا ہے۔

حجۃ اللہ البالغہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی علم اسرار الدین کے موجد ہیں اور اس علم کی سب سے پہلی تالیف اُنکی کتاب حجۃ اللہ البالغہ ہے۔ حسن قبول اس کا نام ہے کہ حکومت سوڈان نے کلیۂ غوردون (گارڈن کالج) واقع خرطوم کے نصاب درس میں اس کو داخل کیا ہے اور سررشتۂ تعلیم نے اس کے پڑہانے کی خاص طور پر سفارش کی ہے۔

روبیہ۔ مسلمانوں کو اپنے بزرگوں کی قدر نہ کرنیکا اختیار ہے لیکن یورپ کو انکی پایہ شناسی میں ذرا بھی دریغ نہیں۔ اہل روبیہ حال میں سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس کے نام پر ایک مکتب کا افتتاح

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔